قومی مشروب
نورس
لذت
ٹھنڈک
اور
تازگی
کے لئے
یہی بہتر انتخاب

71

رسائل و مسائل

استخارے کا حاصل

یہ سوال اکثر ذہنوں میں ہوتا ہے کہ استخارے کا حاصل کیا ہے۔ کسی کام پر شرح صدر اور اطمینان قلب' یا کوئی خواب' یا کوئی اشارہ غیبی۔ اس معاملے میں ہم مولانا اشرف علی تھانوی کی تحقیق درج کر رہے ہیں' جو امید ہے کہ مفید ہوگی۔

احکام استخارہ کا حاصل یہ ہے کہ اے اللہ' اگر یہ معاملہ میرے لیے خیر ہو تو میرے قلب کو متوجہ کر دے' ورنہ میرے دل کو ہٹا دے۔ اس کے بعد اگر اس طرف دل متوجہ ہو' تو اس کے اختیار کرنے کو ظناً خیر سمجھے۔ دعا کا یہ حاصل کہ قلب متوجہ ہو جائے' اور یہ ثمرہ کہ جس طرف قلب متوجہ ہو اس کو اختیار کر لے' یہ مشہور قول ہے' اور نووی وغیرہ اسی طرف گئے ہیں (فتح الباری)۔ مگر دلائل سے یہ راجح ثابت ہوا کہ اس انشراحِ قلب کے انتظار کی ضرورت نہیں' بلکہ جو مناسب سمجھے' کر لے۔ یہ قول عزالدین عبدالسلام کا ہے۔ اس دعا کی برکت یہ ہوگی کہ' باوجود اس کے ارادہ کے' خیر ہی کا صدور ہو گا' البتہ خیر عام ہے خواہ دنیوی ہو یا دینی۔ ترجیح کے دلائل حسب ذیل ہیں:

طبقات شافعیہ میں ایک تحقیق کے مطابق' یہ جو عام طور پر مشہور ہے کہ استخارہ سے مقصود استخبار ہے' یہ صحیح نہیں۔ یعنی استخارہ کا مقصد یہ نہیں کہ ہم کو کسی کام میں جو تردد ہو رہا ہے' کہ یہ کام ہمارے لیے خیر ہے یا نہیں' استخارہ کرنے سے یہ تردد رفع ہو جائے گا' اور ہم کو معلوم ہو جائے گا کہ یہ کام ہمارے لیے خیر ہے' یا شر' پھر جو خیر ہو گا اس کو اختیار کریں گے۔ چنانچہ' ہم دیکھتے ہیں کہ بعض اوقات استخارہ کے بعد بھی وہ تردد رفع نہیں ہوتا' اور یہ نہیں معلوم ہوتا کہ ان دونوں باتوں میں سے کون سی بات مفید ہے۔ اس صورت میں لازم آتا ہے کہ رفع تردد کے لیے استخارہ لاحاصل ہوا' اور تردد رفع نہیں ہوا تو نعوذ باللہ شارع کا یہ حکم گویا عبث ہی ہوا۔ ظاہر ہے کہ شارع کی طرف سے کبھی ایسی بات کا حکم نہیں ہو سکتا جو عبث ہو۔

معلوم ہوا کہ استخارہ کا یہ مقصود نہیں کہ کوئی بات اس کے ذریعہ سے معلوم کر لی جائے جس سے تردد رفع ہو' اور اس کام کی دونوں شقوں میں سے ایک شق کی ترجیح ضرور قلب میں آ جائے' پھر